126
سلسلہ منبر اللجنۃ العلمیۃ

التبیان
Islamic Center

# خطبہ جمعۃ المبارک

خطبہ رائٹر

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی حفظہ اللہ تعالیٰ

عنوان

## وطن سے محبت کا اسلام میں تصور

13 اگست 2021ء 5 محرم 1443ھ

زیر اہتمام
التبیان اسلامک سنٹر لاہور پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# وطن سے محبت کا اسلام میں تصور

خطبہ کے اہم نکات:

۞ وطن سے محبت قرآن مجید کی روشنی میں ۞ وطن سے محبت حدیث کی روشنی میں

۞ حب الوطنی کے عملی تقاضے

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَمَّا بَعدُ فَاَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴿اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ (الحج:41)﴾

برادرانِ اسلام!

انسان کیا حیوان بھی جس سرزمین میں پیدا ہوتا ہے، اُس سے محبت واُنس اس کی فطرت میں ہوتی ہے۔ چرند، پرند، درند حتیٰ کہ چیونٹی جیسی چھوٹی بڑی کسی چیز کو لے لیجئے، ہر ایک کے دل میں اپنے مسکن اور وطن سے بے پناہ اُنس ہوتا ہے۔ ہر جاندار صبح سویرے اٹھ کر روزی پانی کی تلاش میں زمین میں گھوم پھر کر شام ڈھلتے ہی اپنے ٹھکانے پر واپس آ جاتا ہے۔ ان بے عقل حیوانات کو کس نے بتایا کہ ان کا ایک گھر ہے، ماں باپ اور اولاد ہے، کوئی خاندان ہے؟ اپنے گھر کے در و دیوار، زمین اور ماحول سے صرف حضرتِ انسان کو ہی نہیں بلکہ حیوانات کو بھی اُلفت ومحبت ہو جاتی ہے۔

تو جیسے غیر شعور جانوروں کو بھی اپنی زمین کے ساتھ محبت ہو جاتی ہے، اس سے کہیں بڑھ کر انسان بھی جہاں رہتا ہے، اسے اس زمین، ملک اور وطن کے ساتھ الفت ہو جاتی ہے۔

اس سلسلہ میں ہمارے ہاں افراط وتفریط پایا جاتا ہے۔ کچھ تو بالکل ہی وطن سے محبت کو جائز نہیں قرار دیتے اور کچھ کے ہاں سب سے بڑھ وطن کی محبت ہوتی ہے۔

آج کے خطبہ جمعہ میں ہم بیان کریں گے کہ وطن کے ساتھ محبت کرنا کیسا عمل ہے؟ کیا وطن سے محبت کرنا مسنون ہے؟ ہمارا وطن سے محبت کرنے کا کیا طریقہ کار ہونا چاہیے؟

قرآن کریم اور سنّتِ مقدسہ میں اس حقیقت کو شرح وبسط سے بیان کیا گیا ہے۔ ذیل میں ہم اِس حوالے سے چند نظائر پیش کرتے ہیں تاکہ نفسِ مسئلہ بخوبی واضح ہو سکے۔

# وطن سے محبت قرآن مجید کی روشنی میں

## آزاد وطن ملنے پر شکرِ الٰہی کی ترغیب:

انسان کو ہر حال ہی میں رب تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے کا حکم ہے۔ مگر رب تعالیٰ نے قرآن مجید میں بطورِ خاص لوگوں کو وطن ملنے پر اللہ کا شکریہ ادا کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ چنانچہ رب تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَاذْكُرُوٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِى الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (الأنفال: 26)

اور (وہ وقت یاد کرو) جب تم (مکی زندگی میں عدداً) تھوڑے تھے ملک میں دبے ہوئے تھے۔ تم اس بات سے (بھی) خوفزدہ رہتے تھے کہ (طاقتور) لوگ تمہیں اچک لیں گے۔ پس (ہجرت مدینہ کے بعد) اس (اللہ) نے تمہیں (آزاد اور محفوظ) ٹھکانا (وطن) عطا فرما دیا اور تمہیں اپنی مدد سے قوت بخش دی اور تمہیں پاکیزہ چیزوں سے روزی عطا فرما دی تاکہ تم (اللہ کی بھرپور بندگی کے ذریعے اس کا) شکر بجالا سکو۔

## مہاجر صحابہ رضی اللہ عنہم کا وطن چھوڑ کر مدینہ آنا اللہ کو پسند آیا:

بھائیو! چونکہ وطن اور اپنے علاقہ سے محبت ایک فطری محبت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ مہاجر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو اپنے وطن کو چھوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ منورہ چلے گئے۔ اللہ نے ان کی اس قربانی کی قدر کی اور ان کی تعریف میں قرآن مجید نازل فرما دیا:

لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ (الحشر: 8)

(فئ کا مال) ان مہاجر مسکینوں کے لئے ہے جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے نکال دیئے گئے ہیں وہ اللہ کے فضل اور اس کی رضامندی کے طلب گار رہیں اور اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں یہی سچے لوگ ہیں۔

## قرآن مجید میں جان اور وطن کی قربانی کا ایک ساتھ تذکرہ:

سامعین محترم! اپنے وطن اور اس کی مٹی سے پیار اور محبت کرنا ایک فطری عمل ہے اور اسلام نے بھی اس فطری عمل کو برقرار ہی رکھا ہے۔ اس بات کا اندازہ قرآن مجید میں موجود کئی مقامات سے لگایا جا سکتا ہے۔
قرآن مقدس میں اللہ تعالی نے اپنی جانوں کی محبت کو وطن کی محبت کے ساتھ ملا دیا ہے یعنی یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ انسان جس طرح اپنی جان سے محبت کرتا ہے اسی طرح وطن سے بھی محبت کرتا ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِنْ دِيَارِكُمْ مَا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِنْهُمْ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا (النسا:66)

اور اگر ہم ان پر یہ فرض کر دیتے ہیں کہ اپنی جانوں کو قتل کر ڈالو! یا اپنے گھروں (یعنی وطن) سے نکل جاؤ! تو اسے ان میں سے بہت ہی کم لوگ بجالاتے اور اگر یہ وہی کریں جس کی انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو یقیناً یہی ان کے لئے بہتر اور بہت زیادہ مضبوطی والا ہو۔

اس آیت سے پتا چلا کہ وطن سے محبت انسان کے دل میں بہت ہی زیادہ ہوتی ہے اور انسان اس کے چھوڑنے کو پسند نہیں کرتا۔

## انسان کا وطن سے محبت کرنا:

قرآن مجید میں رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ (التوبة:24)

(اے نبی مکرم!) آپ فرما دیں: اگر تمہارے باپ (دادا) اور تمہارے بیٹے (بیٹیاں) اور تمہارے بھائی (بہنیں) اور تمہاری بیویاں اور تمہارے (دیگر) رشتہ دار اور تمہارے اموال جو تم نے (محنت سے) کمائے اور تجارت و کاروبار جس کے نقصان سے تم ڈرتے رہتے ہو اور وہ مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو، تمہارے نزدیک اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) اور اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو پھر انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم (عذاب) لے آئے، اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں فرماتا۔

سامعین محترم! اللہ تعالیٰ نے یہاں محبتِ وطن کی نفی نہیں فرمائی، صرف وطن کی محبت کو اللہ اور رسول ﷺ اور جہاد پر ترجیح دینے سے منع فرمایا ہے۔ لہٰذا اِس آیت سے بھی وطن سے محبت کا شرعی جواز ملتا ہے۔

## وطن پر قابض ظالموں سے اپنا وطن بچانے پر جہاد کا حکم:

یہ بھی اپنے ملک سے محبت والفت کی علامت ہے کہ اگر دشمن ہمارے ملک پر ناحق قبضہ کر لے، تو دشمن سے اپنے ملک کو لینے کے لیے ان سے جہاد کا حکم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم بنی اسرائیل کو اپنی مقبوضہ سرزمین میں داخل ہونے اور قابض ظالموں سے اپنا وطن آزاد کروانے کا حکم دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ (المائدۃ: 21)

اے میری قوم! (ملک شام یا بیت المقدس کی) اس مقدس سرزمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دی ہے اور اپنی پشت پر (پیچھے) نہ پلٹنا ورنہ تم نقصان اٹھانے والے بن کر پلٹو گے۔

اِسی طرح سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل جب اپنی کرتوتوں کے باعث ذلت وغلامی کے طوق پہنے بے وطن ہوئے تو ٹھوکریں کھانے کے بعد اپنے نبی یوشع علیہ السلام سے کہنے لگے کہ ہمارے لئے کوئی حاکم یا کمانڈر مقرر کر دیں جس کے ماتحت ہو کے ہم اپنے دشمنوں سے جہاد کریں اور اپنا وطن آزاد کروائیں۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا: ایسا تو نہیں ہوگا کہ تم پر جہاد فرض کر دیا جائے اور تم نہ لڑو؟ اِس پر وہ کہنے لگے:

مَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَآئِنَاط فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلاً مِّنْهُمْط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌم بِالظّٰلِمِيْنَ (البقرۃ: 246)

ہمیں کیا ہوا ہے کہ ہم اللہ کی راہ میں جنگ نہ کریں حالاں کہ ہمیں اپنے وطن اور اولاد سے جدا کر دیا گیا ہے، سو جب ان پر (ظلم وجارحیت کے خلاف) قتال فرض کر دیا گیا تو ان میں سے چند ایک کے سوا سب پھر گئے، اور اللہ ظالموں کو خوب جاننے والا ہے۔

اس آیت مبارکہ میں وطن اور اولاد کی جدائی کروانے والوں کے خلاف جہاد کا حکم دیا گیا ہے۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ کے جانثار صحابہ کرام کو جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا گیا، تو باری تعالیٰ نے وطن سے ناحق نکالے جانے والوں کو دفاعی جنگ لڑنے کی اجازت مرحمت فرمائی:

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ (39) الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ (الحج: 39_40)

ان لوگوں کو (فتنہ وفساد اور اِستحصال کے خلاف دفاعی جنگ کی) اجازت دے دی گئی ہے جن سے (ناحق) جنگ کی جارہی ہے اس وجہ سے کہ ان پر ظلم کیا گیا، اور بے شک اللہ ان (مظلوموں) کی مدد پر بڑا قادر ہے۔ (یہ) وہ لوگ ہیں جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے صرف اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا رب اللہ ہے (یعنی انہوں نے باطل کی فرمانروائی تسلیم کرنے سے انکار کیا تھا)۔

## محبوب شہر کی آبادکاری کے لیے اولاد کو مکہ میں چھوڑنا:

بھائیو! سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا اپنی اولاد کو مکہ مکرمہ میں چھوڑنے کا مقصد بھی اپنے محبوب شہر کی آبادکاری تھا۔ انہوں نے بارگاہِ الٰہ میں عرض کی:

رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ (إبراهيم، 14: 37)

اے ہمارے رب! بے شک میں نے اپنی اولاد (اسماعیل علیہ السلام) کو (مکہ کی) بے آب و گیاہ وادی میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس بسا دیا ہے، اے ہمارے رب! تاکہ وہ نماز قائم رکھیں پس تو لوگوں کے دلوں کو ایسا کر دے کہ وہ شوق و محبت کے ساتھ ان کی طرف مائل رہیں اور انہیں (ہر طرح کے) پھلوں کا رزق عطا فرما، تاکہ وہ شکر بجالاتے رہیں۔

## وطن سے محبت کرتے ہوئے امن و امان کی دعا کرنا:

انسان جس ملک میں رہتا ہے، اس ملک سے قلبی لگاؤ ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ انسان پھر اس کی سالمیت کے لیے رب کے حضور دعائیں کرتا رہتا ہے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا شہر مکہ کو امن کا گہوارہ بنانے کی دعا کرنا درحقیقت اس حرمت والے شہر سے محبت کی علامت ہے۔ قرآن فرماتا ہے:

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ (إبراهيم: 35)

اور (یاد کیجیے) جب ابراہیم (علیہ السلام) نے عرض کی: اے میرے رب! اس شہر (مکہ) کو جائے امن

بنادے اور مجھے اور میرے بچوں کو اس (بات) سے بچالے کہ ہم بتوں کی پرستش کریں۔
اسی طرح رسول اللہ ﷺ بھی اپنے وطن مدینہ منورہ کے لیے کئی بار رب تعالیٰ سے دعائیں مانگا کرتے تھے۔

## وطن سے محبت احادیث رسول ﷺ کی روشنی میں

احادیث مبارکہ میں بھی اپنے وطن سے محبت کی واضح نظائر ملتی ہیں، جن سے محبتِ وطن کی مشروعیت اور جواز کی مزید وضاحت ہوتی ہے۔

### امن او مان والا وطن نعمتِ الٰہی:

یہ بہت بڑی نعمت ہے کہ انسان اپنے وطن کے اندر آرام، سکون اور اطمینان کے ساتھ زندگی گزارے اور ملک میں امن سے ہو۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِي سِرْبِهِ مُعَافًى فِي جَسَدِهِ عِنْدَهُ قُوتُ يَوْمِهِ فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا

تم میں سے جس نے بھی صبح کی اس حال میں کہ وہ اپنے گھر یا قوم میں امن سے ہو اور جسمانی لحاظ سے بالکل تندرست ہو اور دن بھر کی روزی اس کے پاس موجود ہو تو گویا اس کے لیے پوری دنیا سمیٹ دی گئی۔
سنن الترمذی: 2346، قال الالبانی: حسن

### کیا وہ مجھے میرے وطن سے نکال دیں گے؟

چونکہ رسول اللہ اپنے وطن مکہ مکرمہ سے بے حد محبت کرتے تھے۔ جب نبی اکرم ﷺ پر نزولِ وحی کا سلسلہ شروع ہوا تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ ورقہ بن نوفل نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ آپ نے کیا دیکھا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے غار میں جو دیکھا تھا وہ بیان فرمادیا۔ اس پر ورقہ بن نوفل کہنے لگے:

هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا، يَا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا حِينَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ

یہ تو وہی ناموس (معزز راز دان فرشتہ) ہے جسے اللہ نے موسیٰ علیہ السلام پر وحی دے کر بھیجا تھا۔ کاش، میں آپ کے اس عہد نبوت کے شروع ہونے پر جوان عمر ہوتا۔ کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب کہ آپ کی قوم آپ کو اس شہر سے نکال دے گی۔

تو رسول اللہ ﷺ نے بڑے تعجب سے سوال کیا:

أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ؟

کیا وہ مجھے میرے وطن سے نکال دیں گے؟

اس پر ورقہ بن نوفل کہنے لگے:

نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ، وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا

ہاں یہ سب کچھ سچ ہے۔ مگر جو شخص بھی آپ کی طرح امر حق لے کر آیا لوگ اس کے دشمن ہی ہو گئے ہیں۔ اگر مجھے آپ کی نبوت کا وہ زمانہ مل جائے تو میں آپ کی پوری پوری مدد کروں گا۔

صحیح مسلم:160، صحیح البخاری:3

اس روایت کے تحت امام سہیلی لکھتے ہیں:

فَفِي هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى حُبِّ الْوَطَنِ وَشِدَّةِ مُفَارَقَتِهِ عَلَى النَّفْسِ

اِس میں آپ ﷺ کی اپنے وطن سے شدید محبت پر دلیل ہے اور یہ کہ اپنے وطن سے جدائی آپ ﷺ پر کتنی شاق تھی۔

(الروض الأنف للسهيلي، 1:413-414)

## مکہ! اگر میری قوم مجھے یہاں سے نہ نکالتی تو میں تیرے علاوہ کہیں نہ ٹھہرتا:

وطن سے محبت کی بہت بڑی دلیل رسول اللہ ﷺ کا خود مکہ مکرمہ سے والہانہ محبت ہے۔ یہی وجہ ہے جب آپ ﷺ کو مکہ سے ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا گیا تو آپ ﷺ نے مکہ کی محبت میں کہا کہ میرا دل نہیں کرتا کہ تمہیں چھوڑ دوں۔ چنانچہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ سے فرمایا:

مَا أَطْيَبَكِ مِنْ بَلْدَةٍ وَأَحَبَّكِ إِلَيَّ، وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُونِي مِنْكِ، مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ

تو کتنا اچھا شہر ہے اور مجھے کتنا عزیز ہے اگر مجھے میری قوم یہاں سے نہ نکالتی تو میں تیرے علاوہ کہیں نہ ٹھہرتا۔

صحیح ابن حبان:3709، قال الالبانی: صحیح لغیرہ

یہاں نبی کریم ﷺ نے صراحتاً اپنے آبائی وطن مکہ مکرمہ سے محبت کا ذکر فرمایا ہے۔

## رسول اللہ ﷺ کا واپس مدینہ آنے کے لیے سواری کو تیز بھگانا:

سفر سے واپسی پر نبی اکرم ﷺ کا اپنے وطن میں داخل ہونے کے لئے سواری کو تیز کرنا بھی وطن سے محبت کی ایک عمدہ مثال ہے۔ گویا نبی اکرم ﷺ وطن کی محبت میں اتنے سرشار ہوتے کہ اس میں داخل ہونے کے لیے جلدی فرماتے، جیسا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، فَنَظَرَ إِلَى جُدُرَاتِ الْمَدِينَةِ، أَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ وَإِنْ كَانَ عَلَى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا

نبی اکرم ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے ہوئے مدینہ منورہ کی دیواروں کو دیکھتے تو اپنی اونٹنی کی رفتار تیز کر دیتے، اور اگر دوسرے جانور پر سوار ہوتے تو مدینہ منورہ کی محبت میں اُسے ایڑی مار کر تیز بھگاتے تھے۔

(صحیح البخاري:1886)

امام ابن بطال صحیح بخاری کی اس روایت کے تحت لکھتے ہیں:

قوله: (من حبها) يعنى لأنها وطنه، وفيها أهله وولده الذين هم أحب الناس إليه، وقد جبل الله النفوس على حب الأوطان والحنين إليها، وفعل ذلك عليه السلام، وفيه أكرم الأسوة، وأمر أمته سرعة الرجوع إلى أهلهم عند انقضاء أسفارهم.

مدینہ کی محبت میں آپ ﷺ کے سواری تیز کرنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ آپ ﷺ کا وطن ہے، اور اس میں آپ ﷺ کے اہل وعیال تھے جو آپ ﷺ کو لوگوں میں سب سے محبوب تھے، اور جہاں انسان کے گھر والے ہوتے ہیں اس وطن سے قدرتی طور پر محبت کا ہونا اور وہاں لوٹ کر آنے پر خوش ہونا فطری عمل ہے، اور آپ علیہ السلام کے اس عمل میں بہترین نمونہ ہے، اور آپ ﷺ نے امت کو سفر ختم ہونے کے بعد جلدی اپنے گھر والوں کی طرف لوٹنے کی تعلیم دی ہے۔

شرح صحیح البخاری لابن بطال:453/4

اسی طرح حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے اس کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے:

وَفِي الْحَدِيثِ دَلَالَةٌ عَلَى فَضْلِ الْمَدِينَةِ، وَعَلَى مَشْرُوعِيَةِ حُبِّ الْوَطَنِ وَالْحَنِيْنِ إِلَيْهِ.

یہ حدیث مبارک مدینہ منورہ کی فضیلت، وطن سے محبت کی مشروعیت و جواز اور اس کے لیے مشتاق ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

(فتح الباری3:621)

## رسول اللہ ﷺ تو اپنے وطن کے لیے اللہ سے دعائیں مانگتے:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ خیبر کی طرف نکلا تا کہ آپ ﷺ کی خدمت کرتا رہوں۔ جب نبی اکرم ﷺ خیبر سے واپس لوٹے اور آپ ﷺ کو اُحد پہاڑ نظر آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ

یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم بھی اس سے محبت رکھتے ہیں۔

اس کے بعد اپنے دستِ مبارک سے مدینہ منورہ کی جانب اشارہ کر کے فرمایا:

اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا، كَتَحْرِيمِ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا

اے اللہ! میں اس کی دونوں پہاڑیوں کے درمیان والی جگہ کو حرم بناتا ہوں جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا تھا۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے صاع اور ہمارے مُدّ میں برکت عطا فرما۔

(صحيح البخاري: 2889)

یہ اور اس جیسی متعدد احادیث مبارکہ میں نبی اکرم ﷺ اپنے وطن مدینہ منورہ کی خیر و برکت کے لیے دعا کرتے جو اپنے وطن سے محبت کی واضح دلیل ہے۔

## وطن کی مٹی کی اہمیت:

طب نبوی ﷺ کے اندر یہ بات بھی موجود ہے کہ انسان دم کرتے وقت اپنے وطن کی مٹی کو استعمال کرے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الرُّقْيَةِ: تُرْبَةُ أَرْضِنَا، وَرِيقَةُ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا

نبی کریم ﷺ دم کرتے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے: "ہماری زمین کی مٹی اور ہمارا کچھ تھوک، ہمارے رب کے حکم سے ہمارے مریض کو شفاء ہو۔

صحیح البخاری: 5746

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں اس حدیث کی وضاحت میں فرماتے ہیں:

وَقَالَ الْبَيْضَاوِيُّ قَدْ شَهِدَتِ الْمَبَاحِثُ الطِّبِّيَّةُ عَلَى أَنَّ لِلرِّيقِ مُدْخَلًا فِي النُّضْجِ وَتَعْدِيلِ الْمِزَاجِ وَتُرَابُ الْوَطَنِ لَهُ تَأْثِيرٌ فِي حِفْظِ الْمِزَاجِ وَدَفْعِ الضَّرَرِ

علامہ بیضاوی رحمہ اللہ نے فرمایا: بے شک طبی مباحث اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ بے شک تھوک یا لعاب کا ایک کردار ہے مزاج کو تبدیل کرنے اور معتدل بنانے میں،اسی طرح وطن کی مٹی کے اندر بھی تاثیر موجود ہے مزاج کی حفاظت کرنے اور نقصان کو ہٹانے میں (اللہ کے حکم کے ساتھ)۔

فتح الباری:208/10

## سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ کا اپنے وطن کو یاد کرکے اشعار پڑھنا:

کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے وطن کی محبت منقول ہے جیسا کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ جب مدینہ منورہ آئے تو اپنے اصلی وطن مکہ کو یاد کرتے اور اشعار پڑھتے تھے:

أَلاَ لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً ... بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ

وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ ... وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

اے کاش! کیا میں مکہ کی اذخر اور جلیل گاس والی وادیوں میں رات گذارونگا؟ کیا میں کسی دن مکہ میں موجود مجنہ پانیوں کے پاس جاسکوں گا؟ کیا میرے لیے دوبارہ مکہ کے شامہ اور طفیل پہاڑ جلوہ افروز ہونگے۔؟

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلال رضی اللہ عنہ کی اس کیفیت کے بارے میں آگاہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی:

اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا المَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ، أَوْ أَشَدَّ

اے اللہ جس طرح ہماری (اپنے وطن مکہ) کے ساتھ محبت ہے اسی طرح ہماری دلوں میں مدینہ کی محبت کو بھی بڑھا دے یا اُس سے بھی زیادہ ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت کو ڈال دے۔

(صحیح البخاری:3926)

## کیا وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے؟

وطن سے محبت کے حوالے سے ایک اِشکال کا اِزالہ بھی اَز حد ضروری ہے۔ اِس ضمن میں بالعموم ایک روایت بیان کی جاتی ہے جس کے الفاظ کچھ یوں ہیں:

حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْإِيْمَانِ.

وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے۔

حالاں کہ یہ حدیثِ نبوی نہیں ہے بلکہ من گھڑت (موضوع) روایت ہے۔اس روایت کو کسی ایک محدث نے بھی صحیح نہیں کہا۔

تفصیل کے لیے دیکھیں:الموضوعات:81/53

بھائیو! لیکن ان روایات صرف یہی مقصد نہیں کہ بس وطن سے محبت ہی کی جائے، بلکہ وطن سے محبت کرنے کے ساتھ ساتھ مل جل کر اس کی اصلاح وفلاح کے لیے بھی بھرپور کوشش کی جائے۔

ملت سے اپنا رابطہ استوار رکھ
پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

## حب الوطنی کے عملی تقاضے

سامعین محترم! آج کی گفتگو سے ثابت ہوا کہ وطن سے محبت کرنا فطری عمل ہے، وطن سے محبت ہوجاتی ہے، اس میں کوئی گناہ والا معاملہ نہیں۔البتہ گناہ یہ ہے کہ صرف وطن کی محبت ہی کو سارا کچھ سمجھ لیا جائے، وطن کی محبت ہمیں اسلام اور اہل اسلام سے بھی بڑھ کر ہوجائے، وطن کی محبت میں آ کر فواحش کا ارتکاب کرنا شروع کر دیں، وطن کے ساتھ محبت کا اظہار کرتے ہوئے چودہ اگست وغیرہ کے دن موسیقی سننا، رقص وسرور کی محافل کا انعقاد کرنا اور اللہ کی حدود کو پامال کرنا۔

اگر ہمیں واقعی اپنے وطن کے ساتھ محبت ہے تو اس محبت کا اظہار ان چند اعمال سے کیجئے:

### ① شکرِ باری تعالیٰ:

حب الوطنی کا تقاضا یہ نہیں کہ ہم چودہ اگست کو ڈانس کریں، محفلِ موسیقی منعقد کریں، عورتوں کو روڈ اور راستوں پر بے پردہ حالت میں پیش کریں، اور وہ کام کریں جن سے اللہ ناراض ہو، بلکہ ایک ایمان والے کی ذمہ داری ہے اس وطن کی نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا تھا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ

اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، جس نے اپنا وعدہ پورا کیا، اپنے بندے کی مدد کی اور تمام دشمنوں کو اس اکیلے اللہ نے شکست دی۔

صحیح مسلم:1218

اس موقع پر اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے چاشت کی آٹھ رکعات نماز بھی ادا کی۔

## ۲ وطن میں نفاذ اسلام کی بھرپور کوشش کیجئے:

حب الوطنی کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اس ملک میں قرآن وسنت کے نفاذ کے لئے مخلصانہ کوشش کریں اور حقیقی معنیٰ میں اس ملک کو مدنی فلاحی ریاست بنائیں کیونکہ کہ اس ملک کے لیے اس سے بڑی کوئی اور خیر خواہی نہیں ہوسکتی، قرآن مقدس کے اندر ہے:

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ (الحج:41)

یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم زمین میں ان کو اقتدار دیتے ہیں تو یہ پوری پابندی سے نمازیں قائم کریں اور زکوٰتیں دیں اور اچھے کاموں کا حکم کریں اور برے کاموں سے منع کریں تمام کاموں کا انجام اللہ کے اختیار میں ہے۔

نماز اور زکوٰۃ کا یہ نظام دین کی اقامت کے ساتھ وابستہ اور پیوستہ ہے۔ اسلامی ریاست کے فرائض و واجبات میں یہ بات شامل کردی گئی کہ وہ نظام صلوٰۃ اور نظام زکوٰۃ کے لیے اپنی قوتِ نافذہ کو، حکومت کے وسائل واختیارات کو استعمال کرے گی۔ یہی وجہ ہے کہ اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا گیا کہ اگر ہم تمھیں زمین میں اختیار دیں تو اقامت نماز اور زکوٰۃ کے نظام کا قیام تمھاری سرکاری ذمہ داری ہے۔

## ۳ وطن کے قوانین کی پاسداری:

حب الوطنی کا یہ بھی تقاضا ہے کہ ہم تمام ان ملکی قوانین کی پاسداری کریں جو ہماری شریعت کے مخالف نہ ہوں، حکمرانوں کا احترام کریں، اور اپنے ملک کی ترقی، خوشحالی اور بقاء کے لیے اللہ سے ہر وقت دعا گو رہیں اور اس کے لیے کوشش ومحنت کریں، اور اس ملک کی افواج اور سپاہ جو ہماری ملک کی سرحدوں پر موسم سرما اور گرما میں جان کی پرواہ کیے بغیر اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں ان کے لئے بالخصوص دعائیں کریں، اسی طرح اپنے حکمرانوں کی اصلاح کے لئے دعا گو رہیں۔

## ۴ اہل وطن سے محبت کیجئے:

وطن سے محبت کا ایک طریقہ یہ ہے کہ اس وطن میں رہنے والے تمام مسلمانوں سے بھی محبت کریں، ان کو

اپنا بھائی سمجھیں، ایک دوسرے کے ساتھ پیار و محبت سے پیش آئیں، بالخصوص ملک کے غریب اور نادار افراد کی ضرور مدد کریں۔

## ⑤ ملک وقوم کی سالمیت کی ہمیشہ دعا کرتے رہیں:

رسول اللہ ﷺ نے وطن سے محبت کا ایک طریقہ ہمیں یہ بھی سکھایا ہے کہ اپنے وطن کے لیے اللہ کے حضور دعائیں کرتے رہا کریں۔ اپنے وطن کے شہیدوں کے لیے دعائیں، جن کی محنتوں سے یہ ملک ہمیں میسر آیا، ملک کے حکمرانوں سمیت تمام عوام کی رشد و ہدایت کے لیے اللہ کے ہاں دعائیں کریں۔

خدا کرے کہ مری اَرضِ پاک پر اُترے
وہ فصلِ گل جسے اَندیشۂ زوال نہ ہو

❀❀❀❀❀

رائٹر: حافظ زبیر بن خالد مرجالوی

ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

کال کے لیے:
حافظ زبیر بن خالد مرجالوی
03086222418
03111701903

واٹس ایپ رابطہ کے لیے:
03111701903
03026604440
03086222416